سید یونس الحسنی کے انتقالِ پُر ملال پر

پروفیسر خالد شبیر احمد

شاعر تھا وہ ادیب تھا کالم نگار تھا
تھا سب کو اُس سے پیار اُسے سب سے پیار تھا

حق گو تھا ، حق شناس تھا ، وہ حق نواز تھا
اُس کی زباں پہ صدق تو دل پُر گداز تھا

ڈوبی ہوئی مٹھاس میں تھی اُس کی گفتگو
اسلاف کے وقار کی تصویر ہو بہو

آنکھوں میں تھی لحاظ و مروّت کی روشنی
کردار میں تھی اُس کے تقدس کی چاندنی

اُس کے سبھی حروف تھے دُر ہائے تابدار
اُس کے قلم نے بخشا تھا تحریر کو وقار

اُس کے خلوص و شوق کا سارا جہاں گواہ
لیتے ہی جس کا نام نکلتی ہے دل سے آہ

اُس جیسا پاک باز ہے اب دہر میں کہاں
غم جس کا بن گیا ہے مرے دل کا ترجماں

شعر و سخن میں یکتا تھا وہ لاجواب تھا
اوصاف کے حوالے سے وہ آفتاب تھا

وہ پیکرِ کمال تھا وہ پیکرِ یقیں
اُس جیسا مل سکے گا نہ اب دوسرا کہیں

اُس کے رُخِ حسین پہ تھا چاند کا گماں
تھی زیست اُس کی ، درد کی بے مثل داستاں

ہر اک ادا پہ اُس کی زمانہ نثار تھا
اُس شخص میں تھا عجز فقط انکسار تھا

دیتا تھا جان ختمِ نبوت پہ بالیقیں
احرار کی وہ شان تھا کردار کا نگیں

شورش کی صحبتوں سے یقیناً تھا بہرہ مند
شعر و سخن کی دنیا کا فرزندِ ارجمند

ختم الرسل سے اُس کو عقیدت تھی بے پناہ
نعتوں کا ارمغان ہے اس بات کا گواہ

وہ شہپرِ شعور تھا وہ شوکتِ جنوں
اُس کی غزل کے رنگ میں اپنا تھا اک فسوں

اُس کے کلام میں تھی عجب چاندنی گھلی
اُس کی ہر اک بات تھی اخلاص میں پلی

وابستہ اُس کے نام سے تھیں عظمتیں بہت
شاہ جیؒ کے بیٹوں سے تھیں اُسے نسبتیں بہت

خالدؔ کسی جماعت کی طرح وہ فرد تھا
”حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا“